اخبار جو نہایت دلکش روشن | تر و تازہ و دلیل حق ہر سخن ہر تن | اجمیر نوشتہ ہوا ہے سال جدید | منشور محمدی است جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل تعجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۵ ویں رمضان المبارک سنہ ۱۳ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشر ذی امضا میں تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے۔

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | ای صل علے رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قدم و ابد ہے | جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک پو جہہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | ای خامۂ عیش لکھہ بالصاف | منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جب سے نکلا یہہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے خار
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | جو فضل و شرف اوسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفا ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | نور رخ دلپذیر اسلام | ماحئے ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کبا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک | کرتا ہے بقلب زار نظم شاد | منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہہ ہے افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہے بشان شاہ لولاک | عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہے رشک در مکنون
اس نظم کو کر چکا جب اتمام | توقیع محمدی رکھا نام | سال وصد و دو و ز شب الفی | ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بمراد اسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارہ سال قیمت یعنے فی پرچہ ۰/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰/ ہے - غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰/ مین ۷ پرچے اُنکے نام پر روانہ کئے جائینگے-

انبالہ

نہ صرف انبالہ بلکہ عام مسلمانان ہند کو عالی جناب نواب سر آچسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کا تہ دل سے ممنون ہونا چاہئے کہ حضور ممدوح نے اپنی ناظر فراخ اور الطاف دوست پالیسی کے مطابق (جسکے سب ہند و مسلمان واصف اور شکر گذار ہین) مولوی عبد السبحان صاحب واعظ دہلوی کو جو چند سال سے انبالہ مین پیر لگے صاحب کی درگاہ کے قریب اپنا مذہبی وعظ فرمایا کرتے تھے اور آپ قریب سال بھر سے مخالف مذہب والون کی نا ملایم واویلا پر عدالت میجسٹریتی ضلع کے حکم سے روک دئے گئے تھے پھر سرکاری طور پر بدستور وعظ کہنے کی اجازت عطا فرمائی ہے چنانچہ مولانا ممدوح نے ۱۰ر جون کو سرکاری تحریک سے پہلا وعظ بدستور اپنی معمولی جگہ مین فرمایا - خیر خواہ عالم

مراسلہ

مصدر عنایت جناب محمد شریف صاحب دام کرمہ - تسلیم - عرض ہے اکثر ہمارے کالے کرستان صاحبان ایسے ایسے سوالات پرچے بڑے زور سے روپئے وصول کرتے ہین بیشتر خلوت یا دریائی صاحب کے خطاب سے موصوف ہوتے ہین چنانچہ حال ہی مین ہمسے ایک عیسائی نے سوال ذیل کیا تھا جسکا جواب بفضلہ تعالی اونکو ایسا نصیب ہوا کہ اد لئے آئینتن گلم بر گئین گو اسی سوال کا جواب کسی صاحب نے بطرز حسنہ منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ر شعبان سنہ ۱۲۹۶ھ مین دیا ہے مگر یہہ بطرز دیگر ہے-

سوال کیا آپکے قرآن مین یہہ آیت نہین ہے کہ

وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا

یعنے نہین ہے کوئی تم مین سے مگر یہہ کہ ہووے وارد ہونا اوسکا اوسمین (جہنم مین) تیرے رب پر فرض مقرر - اس سے ثابت ہے کہ بنی نوع انسان سے کوئی ایسا نہین کہ وہ جہنم مین وارد نہووے اور اسمین از آدم تا اینندم سب شامل ہین - لیکن مین یہان ایسے معنے ہرگز نہین لینے کا - بلکہ معنے صحیح یہان اس طور سے ہونگے کہ " نہین ہے کوئی تم مین سے ای مسلمانو مگر یہہ کہ داخل ہووے وہ اسمین (جہنم مین) اور ہی یہہ خدا پر فرض مقرر " کیونکہ یہان (کُم) سے خطاب ظاہر ہوتا ہے اور خطاب قوم مسلمان سے ہے جو کہ امت نبی اسلام ہین - پس ظاہر ہے کہ جمیع مسلمانون مین بڑے بڑے عابد و زاہد و اولیا و صلحا و غوث قطب و مشایخ کبار وغیرہ گذر گئے ہین ان سب کی وہ حالت ہوگی جو ادنی گنہگار فاسق و فاجر مسلمان کے - پس اونکی سب زہد و طاعت و آپکے نبی صاحب کی شفاعت برائے نام ہے - خوبی تو یہہ تھی کہ جہنم مین گذرتا اور داخل ہوتا تو درکنار نبی اسلام کی امت نام جہنم سے بھی واقف نہوتے اور سیدھے جنت مین جاتے - ورنہ یون تو ہم بھی جانتے ہین کہ حسب گناہ اپنے اعمال کے سزا مین داخل جہنم ہو کر پھر جنت مین جاوینگے - سو اب آپکو ہمپر کونسی فضیلت رہگئی بلکہ اگر غور کیجئے تو ہم آپ پر افضل ہین

کر مسیح نے ہمکو شریعت کے بار سے آزاد کیا وہ خود ہمارے
گناہون کا کفارہ ہوا اب بولئے کہ بہتر ہمارا مذہب ہے یا
آپکا اور اسی پر فیصلہ ہے اگر جواب صاف وصحیح دیجئے تو مین
محمدی ہوتا ہون ورنہ نصاریٰ ہو جائے -

جواب ماشاء اللہ ہمارے پادری صاحب تو اس
وقت بہت گرمائے - بہنین - پاؤ روٹی کا خمیر اوتھا ہے
یہہ اوسیکا نفخ ہے - بہت خوب خدا آپکو ہدایت کرے -
جواب لیجئے یہہ آپکا ارشاد کہ "اگر جواب صاف وصحیح دیجئے
تو محمدی ہوتا ہون" صرف اپنے کلام مین نمک مرچ لگانے
کا ہے ورنہ محمدی ہونا تو امر دشوار ہے - کیونکہ اسمین تو
اکل حلال کی کمائی ہے بھلا تیس پینتیس روپیہ تنخواہ
اسمین کہان اوسے چھوڑ کر کسکو شیطان روپیا تھا جو محمدی
ہوتا - ہزارون نے ایسے وعدے کئے ہین مگر پھر آخر بغلین جھانکتے
ہین - باقی جواب دینے مین ہر طرح سے حاضر ہون - ایک
آپکے محمدی نہونے سے اسلام کچھ نہ بگڑیگا - اور اگر آپ
محمدی ہونگے تو اپنے واسطے راستہ پیدا کیجئے گا -
بہت خوب سنئے - اسکا جواب دو صورت سے ہے عقلاً -
نقلاً - اول عقلاً عرض کرتا ہون - قاعدہ کلیہ ہے کہ
بعد رنج کے جو راحت حاصل ہوتی ہے اوسکا لطف وقدر
بہ نسبت اوس راحت کے جو بے رنج وبے مصیبت حاصل ہوتی
ہے زیادہ ہوتا ہے - مثلاً ایک شخص نے لکڑی کاٹ کاٹ کے یا
کپڑے دو دن کر کے یا کتابین لکھ لکھ کے کیسقدر روپیہ جمع
کیا ہے اور دوسرے شخص نے محض بیک مرتبہ کسی امیر سے اوسیقدر
روپیہ پایا ہے اور دونون کا روپیہ چوری گیا تو ایسی حالت مین
آپ عقلمین وربخیدہ ومتحمل زیادہ تر شخص اول کو بہ نسبت
شخص ثانی کے پائینگا - کیونکہ اوسنے تو قوت بازو اور محنت
سے اوسقدر سرمایہ پایا تھا اسی سبب سے اوسکی بہت قدر ومنزلت
کرتا تھا - اور اوس دوسرے نے اوسکے برعکس یعنے بے محنت اور
قوت بازو کے ایسا ہی خدای پاک امت محمدیہ کو جب
بہشت کریگا تو برای نام اوس مصیبت کی لذت چکھا دیگا مگر
یہہ لذت چکھانا ہر ایک کے ساتھ مناسب مرتبہ ہر ایک کے ہی
مثلاً اولیا ومشایخ کبار ودیگر بزرگان دین کے لئے صرف زبان
جان کندنی اون کے لئے وقت مصیبت وتکلیف ہے اور دوسرے
لوگون کے لئے جو مرتکب گناہ صغیرہ کے ہونے مین صرف فشار قبر
وعالم جان کندنی وغیرہ وقت مصیبت وتکلیف ہے - اور
باقی وہ مسلمان جو مرتکب گناہ کبیرہ ہوے ہین مثلاً کفر وغیرہ
انکا البتہ حول جہنم مین حاضر ہونا علاوہ عالم جان کندنی
وفشار قبر کے موجب مصیبت وتکلیف کا ہے - لیکن ساتھ ہی
اوسکے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ (ثم ننجی الذین اتقوا)
یعنے پس پھر ہم نجات دینگے اون لوگون کو (مراد اون لوگون
سے وہی لوگ ہین جنہون نے گناہ کبیرہ کیا ہے - کیونکہ نجات
اوہنین لوگون کے لئے ہے جو داخل جہنم ہونگے اور داخل جہنم
اوس امت محمدیہ سے وہی لوگ ہونگے جنہون نے گناہ کبیرہ کیا ہے
پس نجات اوہنین لوگون کو ہے جنہون نے گناہ کبیرہ کیا ہی
اور اون کے ماسوا امت محمدیہ مین سے سوائے مشرک کے اور کوئی
داخل جہنم ہوگا ہی نہین کیونکہ او خالد فی جہنم جہت عذاب ہے
اور اون لوگون کو تو صرف اوسیقدر عذاب کافی ہے جسناکہ
مینے اوپر ذکر کیا ہے) جنہون نے اتقا کیا (اور مراد یہان
اتقا کرنے سے ایسے لوگون کے لئے یہہ ہے کہ جنہون نے کیسقدر
بھی حکم خدا ورسول اپنی عمر مین مانا ہو) یعنے وہ لوگ داخل

جہنم ہون گے مگر ساتھ ہی اسکے اپنے اپنے کردار کے موافق معتوب ہوکر نجات دیئے جائینگے - اتنا خیال رہے - کہ اس عذاب کرنے مین بھی مصلحت کردگار شامل ہے - ورنہ یہان ایکا برا سوال واقع ہوسکتا ہی کہ "کیا خدا جب عذاب کرے جبھی جنت مین داخل کرے - یون اوسکو قدرت نہین کہ اپنی شان رحیمی دکھانے کو بخشدی اور سبکا قصور معاف فرماوے" سو وہ مصلحت یہہ ہے کہ جب انسان پیدا ہو تو ہر طرحسے گناہ و افعال ذمیمہ سے پاک وصاف رہتا ہی مگر جیون جیون وہ سن تمیز کو پہونچتا ہے تو گناہ وغیرہ آلودہ ہوتا جاتا ہے اور اوسوقت اوسکی مثال مثل اوس کپڑے کے ہی جو کسیوقت مین بہت اُجلا اور صاف تھا مگر بباعث پہننے کے میلا ہوگیا ہی - اب اوسکا مالک بجز اسکے کہ دہوبی اوسے دریا مین خوب مزدر مزدر کر اور پتھر کے چٹانون پر پٹخ پٹخ کر دہووے اوصاف کرے اوسکا پہننا اور اپنے پاس رکھنا ہرگز قبول نکریگا - پس جو کپڑے زیادہ میلے ہوگئے ہین وہ زیادہ مزدر زنے اور پٹخنے کی مصیبت اوٹھاوینگے اور اون سے کم میلے کم مصیبت اور اور کم میلے اوسکم مصیبت یہان تک کہ بعضے میلے تو صرف پانی مین تر ہونے اور ہاتھ سے آہستہ آہستہ صاف کرنیکی مصیبت اٹھاوینگے جب وہ آلایش سے پاک ہوکر اپنے مالک کے درگاہ مین رتبہ قبولیت حاصل کرینگے - یہی حال بعینہ نوع انسانی کا ہے - مگر جو کپڑا کہ اپنی کثرت میل کے سبب سے بالکل گل گیا ہے تو اسکو مالک ہرگز نہ پوچھیگا چاہے وہ اس مصیبت مین مدتہا دراز تک پڑا رہا ہو یکے ہاتھ کی چپت کھونسے کہا کہ صاف بھی ہوا ہو کیونکر گو وہ صاف ہی مگر بالکل گلا ہوا ہے اور پھٹ گیا ہے - اب بجز اسکے کہ مالک کے نظرون سے گر کر وہ کہین پھینک دیا جاوے اور کوئی صورت نہین - یہہ حال مشرک کا ہے جو اوس حکم الٰہی کے نظرون سے بالکل گر جاتا ہے اور مدام نار جہنم کا سزاوار رہتا ہے -

اس جگہہ تقصیر معاف مجھکو یہہ قضیہ یاد آتا ہے کہ جو نصاری تثلیث پرست ہے اوہ وحدانیت خدا کا منکر ہے اور جو وحدانیت خدا کا منکر ہے وہ مشرک ہے اور جو مشرک ہے اوس کے حسب عقاید اسلامی عقلاً و نقلاً (ناراً جہنم خالدین فیہا) ابدالآباد کے لئے ہی - پس جو نصاری تثلیث پرست ہی اوس کے لئے حسب عقاید اسلامی عقلاً و نقلاً (ناراً جہنم خالدین فیہا) ابدالآباد کے لئے ہے - باقی یہہ فرمانا آپکا کہ "یون تو ہم بھی جانتے ہین کہ حسب گناہ اپنے اعمال کے سزا مین داخل جہنم ہوکر پھر جنت مین جاوینگے" اسی قربان ایسی زبان کے یہان تو جہنم مین جانیکا اقرار ہی اور پھر آگے آپ ہی فرماتے ہین کہ "مسیح نے ہمکو شریعت کے بار سے آزاد کیا وہ خود ہمارے گناہ ہونیکا کفارہ ہوا" ذرا سمجھہ بوجھہ کے منہہ سے بات نکالا کیجئے - سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

(باقی گفتگو عشرہ آیندہ مین انشاء اللہ تعالیٰ عرض کرونگا -

راقم - خاکپائے اہل اللہ - بندہ ..... یعنے (م - ع -) بنارسی -

ای آمدنت باعث آبادی ما

اجکل جناب مولوی جمال علی صاحب جنھون نے واعظ و نصاری کا گرداما فن مناظرہ جناب مولانا مولوی ابو المنصور صاحب دام ظلہ بنارس مین رونق افروز ہین یکم شعبان سنہ ۱۳۰۱ھ یوم جمعہ کو محلہ نئی سڑک مقام زیر پیپا سڑک پر آپنے وعظ بھی فرمایا تھا ماشاء اللہ تقریر بہت عمدہ ہے، بروقت وعظ ہجوم کثیر تھا کرسٹانو نکا بازار بالکل سرد رہا - جب تک آپ وعظ کہتے رہے کوئی کرسٹان وغیرہ وعظ کو نہین اوٹھے - اوٹھتے کیونکر کوئی سننے والا بھی تو ہوتا - غرضکہ جب بہت اندھیرا ہوگیا تو مولوی صاحب روانہ ہوئے وہین جناب پادری ڈیوس صاحب نے (کہ وہ بھی بڑے مدبر ہین) ہاتھہ پکڑ کے بیٹھے رہے (مولوی جی! اور مولوی جی صاحب! پکارکر بلایا - بہت دیر تک تالیف قلوب کے پر دو سمت سے باتین ہوتی رہین - اس اثنا مین چند سوالات بھی حضرت مولوی صاحب پادری صاحب کے خدمت مین بدیگانہ دانی بعد الامکان درخواست ہوکر بمجلس شبوا مین کہ جناب بیاری صاحب